Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

| نمبر ۱۶۰ | سوموار ۔ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ ، ۱۹ ۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ، ۱۹ ۔ جولائی ۱۹۹۳ء | جلد ۷۸/۴۳ |
| --- | --- | --- |

## کسی کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو

خدا اپنے بندوں کی توبہ سے خوش ہوتا ہے ۔ کسی کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو ۔ خدا نقطہ نواز بھی ہے اور نقطہ گیر بھی ۔ ممکن ہے جسے تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اسے توبہ کی توفیق مل جاوے اور دوسرا اپنے کبر کی وجہ سے راندہ درگاہ اور ہلاک ہو جاوے ۔ بعض بدیاں حبطِ اعمال کا موجب ہو جاتی ہیں اور بعض اعمال جہنم میں لے جاتے ہیں ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الاوّل)

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہم کو عقل سے بھی کام لینا چاہیئے ۔ کیونکہ انسان عقل کی وجہ سے مکلّف ہے ۔ کوئی آدمی بھی خلافِ عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا ۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی ۔ (ـــ) اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے ۔ اور نہ شرائع و احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بیہودہ ضعیف انسان اور کہاں کا ان حکموں پر عمل درآمد ؟ خدا تعالیٰ اس سے برتر و پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۳۹)

## ولادت

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں :
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بھانجی امۃ الناصر اور ظہیر احمد خاں کو ۲۹ ۔ جون کی رات کو بیٹی عطا فرمائی ہے ۔ بچی مکرم نواب مسعود احمد خاں صاحب کی نواسی اور مکرم پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب کی پوتی ہے ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ نے بچی کو نادیہ کنول نام عطا فرمایا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے ۔

## درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد شفیع صاحب (م ۔ ش) کچھ عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں ۔ انکی صحت و تندرستی اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

○ محترم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ لاہور بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ۔ کامل صحتیابی اور طویل فعال زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

## آزمائش کے وقت کمزوریاں سامنے آتی ہیں

(از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

میں تمام دنیا کی جماعتوں کو تفصیل سے سمجھا رہا ہوں کہ نظام جماعت کی روح اور اس کے فلسفے کو سمجھیں جو کلام پاک نے بیان فرمایا ہے اور پھر خوب متنبہ رہیں کہ آپکی حرکتیں آپکو کس گروہ میں لے جاتی ہیں ۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ عام حالات میں نہایت ہی تابع فرمان ۔ اپنے خطوں میں بھی اور ویسے اظہارات میں بھی اور جماعت سے تعاون میں بھی ۔ بہت عمدہ خصلتوں کا اظہار کرتے ہیں ۔ بڑا عمدہ رویہ اختیار کرتے ہیں لیکن ابھی وہ آزمائے نہیں جاتے ۔ شیطان کا اس وقت تک دنیا کو اور فرشتوں کو پتہ ہی نہیں چلا ۔ جب تک وہ آزمائش میں نہیں ڈالا گیا ۔ جب تک وہ آزمائش میں مبتلا نہیں ہوا ۔ وہ ایسا ہی ایک وجود تھا ۔ جیسے عام طاقتوں والا ایک وجود ہوا کرتا ہے اور ان مخلوقات میں شامل پھرتا تھا ۔ جو خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے واقعہ سے پہلے آزاد چھوڑی ہوئی تھیں ۔ جب آزمائش میں ڈالا گیا تو اسکی انانیت نکلی گئی ہے جس طرح سانپ کی دم کو رگڑا جائے تو پھر وہ پھنکتا ہے اور بعض سانپ ایسے ہیں جو ویسے نہیں کاٹتے اور جب تک ان کو کچلا نہ جائے اس وقت تک وہ غصے سے اپنا پھن نہیں اٹھاتے پس ہر انسان کے اندر وہ شیطان موجود ہے جس کا ذکر اصدق الصادقین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے اس کو بس کچلنے کی دیر ہے ۔ پس ایسے لوگ جب کوئی عہدہ پاتے ہیں اور کسی وجہ سے انکو عہدہ سے معزول کیا جاتا ہے یا ان کا انتخاب ہوتا ہے اور نامنظور کر دیا جاتا ہے پھر دیکھیں کہ کس طرح ان کے پھن کھلتے ہیں ۔ کس طرح ان کے سر بلند ہوتے ہیں اور اس ظاہری طور پر سجدہ ریز وجود کے اندر سے ایک شیطان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور بعض لوگ پھر ساری زندگی کا مشغلہ یہ بنا لیتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا انتقام لینا ہے اور ان کے سارے طور طریق (کلام پاک) نے شیطان کی اس کہانی میں بیان فرما دیئے جو مختلف جگہ مختلف پہلوؤں سے بیان فرمائی گئی ہے ۔ اس کا ایک غول ہوتا ہے ۔ اس کا ایک لشکر ہوتا ہے ۔ اس کے کچھ ساتھی بننے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ انکی سرداری کرتا ہے پس ایسے لوگوں کا ردّ عمل اس وقت پہچانا جاتا ہے جب وہ اپنی حرکتوں سے اپنے آپکو شیطان کے مشابہ کرتے چلے جاتے ہیں ۔ جب ان میں سے کسی کو عہدوں سے معزول کیا جائے تو وہ وقت ہے اسکی پہچان کا کہ وہ آدم کی سرشت سے ہے ۔ مٹی کی سرشت سے ہے یا ابلیس کی سرشت سے پیدا کیا گیا ہے ۔

(فرمودہ ۹ ۔ اپریل ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ۱۹۔ جولائی ۱۹۹۳ء

# ڈر اور محبّت

ایک ڈر انسان کو بزدل بنا دیتا ہے۔ اس کے دل پر بھی بُرا اثر کرتا ہے اور اس کے جسم پر بھی بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے اعمال پر بھی اثر کرتے ہوئے اسے بے یقینی کی دلدل میں دھکیل دیتا ہے۔ لیکن اور ڈر بھی ہے وہ انسان کو بہادر بنا دیتا ہے۔ اور اس کے اعمال کو صحیح خطوط پر چلا کر اس کی زندگی کو قابلِ فخر بنا دیتا ہے۔ اسے حوصلہ دیتا ہے اور ہمّت دیتا ہے۔

یہ دو ڈر کیسے ہیں۔ ایک تو وہ ڈر ہے جو کسی خوفناک چیز سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دل و دماغ کو ماؤف کر دیتا ہے۔ کسی ظالم شخص کے ظلم سے پیدا ہوتا ہے۔ کسی چیر پھاڑ کرنے والے درندے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرا ڈر وہ ہے جو مقتدرِ اعلیٰ خدا تعالیٰ کی ذات سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ دوسرا ڈر دراصل محبت کا نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کوئی ایسا کام نہ کرے جو خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہو۔ چونکہ انسان خدا کی رضا کا طالب ہوتا ہے اس لئے اس کے دل میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی ہمّت بڑھتی ہے۔ وہ ڈر کے مارے خدا تعالیٰ سے دُور نہیں بھاگتا۔ بلکہ اس کی طرف جاتا ہے اور کشاں کشاں جاتا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ خدا کی طرف چل کر جائے تو خدا تعالیٰ اس کی طرف دَوڑ کر آتا ہے۔ وہ ایک قدم چلے تو خدا تعالیٰ کئی قدم چلتا ہے۔ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کو پانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور اس خواہش کے پورا کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے۔

یہ ڈر محبت پیدا کرتا ہے۔ اور محبت اس ڈر کو پیدا کرتی ہے۔ ہم جتنی جتنی خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اتنا اتنا اس سے ڈرتے ہیں۔ اور ڈرتے اس لئے ہیں کہ اس کی محبت ضائع نہ ہو جائے۔ ہم کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھیں جو اس کی محبت کی راہ میں حائل ہو۔ جو اسے ناراض کر دے۔ جو اسے ہم سے۔ یا ہمیں اس سے دُور کر دے

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا ڈر عطا کرے۔ اور اپنی محبت عطا کرے۔ یہی حقیقی زندگی کا راز ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ یہ زندگی ہمیں ملی ہی اس لئے کہ ہم خدا کو پہچانیں اور اس سے ہمیں وصال میسر آ جائے۔ اس کا ڈر اور اس کی محبت دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ہم ڈریں بھی اور محبت بھی کریں۔

وہ سنگ بدست آئیں جی شوق سے بہلائیں
اس ظلم و تعدّی کا ہوگا تو حساب آخر
لب بستہ تو بیٹھے ہیں معلوم ہے یہ ہم کو
"افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر"

——— ابوالاقبال

○

کیسی یہ مناجاتیں کیسی یہ ریاضت ہے؟
دل غیر میں اٹکا ہے کہنے کو عبادت ہے

ہر دل کے دھڑکنے کا انجام ہے خاموشی
دھڑکن کا ہر اک لمحہ جینے کی علامت ہے

جیون کے سبھی ساتھی چھوڑے چلے جاتے ہیں
تنہائی مجھے سونپی کیا مجھ سے رقابت ہے؟

احساس گراں مایہ پیچھے رہے جاتے ہیں
مفلس تہی دامن ہوں کیسی یہ مُسافت ہیں

کچھ عکس نظر آیا عابد تری آنکھوں میں
تصویر ذرا کھینچیں یہ مَوت کی ساعت ہے

سینے میں رُکی سانسیں ماتھے پہ پسینہ ہے
آنکھوں میں رُکا دیکھو اک اشکِ ندامت ہے

سب بوجھ اُٹھائے تم دُوری پہ چلی جاتی ہو
دامن تو ذرا سی لو یہ کیسی جسارت ہے!!

جینے کے حوالے تو اب یاد نہیں مجھ کو
اس مَوت کی وادی میں جینا بھی کرامت ہے

عظمت وہاں بنتی ہیں اعمال سے سب باتیں
اِک کوہ گراں جیسی گو تیری جسامت ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# افکارِ عالیہ

بعض لوگ محض للہ، اللہ کی رضا کی خاطر دکھ برداشت کر لیتے ہیں وہ کہتے ہیں جس طرح ہو جھگڑا نپٹاؤ، ختم کرو اس معاملہ کو اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر وہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ ان کے حقوق ہیں پھر بھی ان کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بخشش) ہے۔ اس دنیا میں بھی انجام کار وہ اللہ تعالیٰ سے (بخشش) کا سلوک پائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے رستے دیکھیں گے۔ خدا ان کو رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور آخرت میں رضا کی جنت سے بہتر اور کوئی جنت متصوّر ہی نہیں ہو سکتی۔ اگر آخرت میں (بخشش) مل جائے (۔) تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔

(بخشش) کا تعلق اصل میں انصاف سے ہے۔ (بخشش) کہتے ہیں حق چھوڑنے کو۔ یعنی اس کی روح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حق بندہ کے لئے چھوڑ دیتا ہے ورنہ گناہگار انسان تو خدا کی چھری کے نیچے آچکا وہ جب چاہے چلے اس کو کوئی روک نہیں سکتا مگر وہ چھری رکی رہتی ہے۔ خدا اپنا حق نہیں دیتا۔ اس کا نام (بخشش) ہے تو جو لوگ بجائے اس کے کہ اپنا حق چھوڑیں وہ ظلم سے دوسرے کا حق لیتے ہیں وہ (بخشش) کے نیچے کس طرح آسکتے ہیں۔ جن کی چھری ناحق بھی دوسروں پر چلتی ہے۔ ظالم لوگ نا طاقت لوگوں پر غاصبانہ قبضہ کرتے رہیں اور سمجھتے ہیں ہمیں ایک بہت عظیم الشان قوت حاصل ہو گئی۔ اس نے ہمارا کیا کر لیا۔ ہماری طاقت زیادہ ہے۔ یہ کچھ بھی ہمارا بگاڑ نہیں سکا۔ وہ دنیا کی زندگی کے چند دن اس کی جائیداد کھاتے ہیں اور بظاہر مزے اڑا رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں اگر آپ ان کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو وہ مزے دنیا کی ظاہری آنکھ کے مزے ہیں۔ لیکن کرتے کیا ہیں۔ وہ اپنی چھری لوگوں سے روکنے کی بجائے ناجائز ان کی گردنوں پر چھریاں پھیر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے (بخشش) کا سلوک ہو کیسے سکتا ہے؟ یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ تم اپنا حق تو نہ چھوڑو خدا کی خاطر اور لوگوں کے حق غصب کرو۔ بے پرواہی کرتے ہوئے، اپنے رب سے اور پھر توقع یہ رکھو کہ جو تم نے خدا کے حق مارے ہوئے جب خدا کے حضور حاضر ہو گے تو وہ اپنے حق تمہیں چھوڑ دے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ (کلام الٰہی) کا سارا نظام ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ یہ بات جھوٹی، یہ تصوّر جھوٹا ہے۔ جو دنیا میں جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا جائے گا۔ جو خدا کی خاطر (بخشش) کرتا ہے اس سے (بخشش) کی جائے گی۔ جو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حقوق ادا فرمائے گا۔ اپنی جنت بنانی یا بگاڑنی ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ اس نظام کے بعد فضل کا دور شروع ہوتا ہے جو ان عارضی چیزوں کو بے انتہاء وسعتیں عطا فرماتا ہے اور دنیا میں بھی لامتناہی کر دیتا ہے مگر اس سے پہلے نہیں پہلے انسان خود اپنے اعمال سے ان جنتوں کا حقدار بنتا ہے پھر اس کو بڑی وسعت کے ساتھ یہ جنتیں عطا ہوتی ہیں۔

پس یہ چیزیں جو ہمارے معاشرہ میں جڑ پکڑ رہی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ میں خوب کھول کر جماعت کے سامنے بیان کر دیتا ہوں کہ آپ کو نیک کاموں کی توفیق مل ہی نہیں سکتی جب تک ان مصیبتوں سے نجات نہ پائیں۔ (کلام الٰہی) نے اس کا یہ نقشہ کھینچا ہے (۔) وہ قوم جس کی گردن میں طوق پڑے ہوئے ہوں وہ ترقی کس طرح کر سکتی ہے۔ وہ آگے کس طرح بڑھ سکتی ہے۔ جن لوگوں نے بوجھ اٹھائے ہوں اور ان کی کمریں دہری ہو رہی ہوں وہ دنیا کو ساتھ لے کر کس طرح چلیں گے (۔) جب تک آپ اپنے وجودوں کو پاک اور ہلکا نہیں کرتے آپ کس طرح دنیا کے بوجھ اٹھا سکیں گے۔ اس وقت تو کیفیت یہ ہے کہ ہم اپنی جماعت کے بوجھ اٹھانے کے قابل بھی نہیں ہیں جب تک ہم یہ جھگڑے پوری طرح نپٹا نہیں لیتے بڑے عظیم الشان کام ہمارے سامنے پڑے ہوئے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ ہم نے سفر کرنے ہیں، آپ نے جھگڑوں کی یہ پنڈیں، یہ گٹھڑیاں ساتھ لئے تو نہیں پھرنا۔ (دین) کی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو رہے ہوں اور تیز رفتاری سے قدم اٹھانے کے دعوے ہوں اور گندگیوں کے ڈھیر اور جھگڑوں کی مصیبتوں (پنجابی میں کہتے ہیں پنڈیں یعنی گٹھڑیاں مگر پنڈ میں جو لفظ کا مزہ ہے وہ گٹھڑی میں نہیں ہے بوجھ کے ساتھ لفظ پنڈ ہی دماغ میں آتا ہے) کا بوجھ ایک گٹھڑی بنا ہوا سر پر لدا ہو اور انسان شاہراہِ ترقی (۔) پر گامزن ہو یہ نہیں ہو سکتا کبھی گردنوں میں طوق لے کر بھی لوگوں نے دنیا کو مصیبتوں سے آزاد کروایا ہے۔ آپ نے تو دنیا کو آزاد کروانا ہے۔ آپ نے قوموں کی رستگاری کا موجب بننا ہے۔ آپ خود ان بندھنوں میں گرفتار ہوں تو کس طرح قوموں کو آزاد کروائیں گے اس لئے آپ یہ بھی جان لیں کہ ان کے نتیجہ میں جماعت کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کا بوجھ بھی ان لوگوں پر پڑتا ہے یعنی دو طرح کے عذاب ان کے مقدر میں لکھے جاتے ہیں۔ ان کے جھگڑوں کے نتیجہ میں اگر ایک جماعت میں مثلاً سو کی جماعت ہے چار بھی جھگڑے والے پیدا ہو جائیں تو ساری جماعت برکتوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ ایک اس فریق کی طرف ہو جاتا ہے دوسرا دوسرے فریق کی طرف ہو جاتا ہے۔ نیک کاموں سے محروم نیک خیالات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ساری عمر اپنے جھگڑوں میں مبتلا، اپنے تصوّرات میں مبتلا کہ کس طرح فریقِ ثانی کو شکست دی جائے، گواہیاں اکٹھی کر رہے ہیں، سارا روپیہ سارا وقت برباد کر رہے ہیں۔ ان کو خدمتِ دین کی توفیق کس طرح مل سکتی ہے۔ ان باتوں سے دماغ پاک ہو۔ ہلکا پھلکا ہو۔ خدمتِ دین اور جماعت کی ترقیات کی سکیمیں سوچے تو کوئی لطف بھی ہے۔ ہر وقت کا یہ جھگڑا سر پر سوار، مقدمہ بازیاں، مصیبتیں اور پھر فیصلے ہوتے ہیں تو عمل نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ایک ثالثی پر ایک اور ثالثی بٹھائی جائے۔ اس پر ایک اور بٹھائی جائے۔ دس دس فیصلوں کے بعد آخر یہ درخواست کرتے ہیں کہ (امام جماعت) کو کہا جائے کہ آپ ہمارا فیصلہ کریں یعنی (امام جماعت) کا کام ہی اور کوئی نہیں ہے سوائے

(باقی ص ۷ پر)

# تصویر کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارشاد

"ذکر آیا کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا میرے نزدیک یہ درست نہیں ہے۔ بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی پہلے دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی مائدہ کا موجب ہو.......... خاص یورپ کی ضرورت کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی۔

لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں ان کو خریدنا نہیں چاہیئے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اور دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا ناراض ہے۔

ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا۔ دیکھ کر فرمایا یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا بنڈل لا کر دکھایا کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید کئے تھے۔ اب کیا کروں؟ فرمایا ان کو جلا دو اور تلف کر دو۔ اس میں اہانتِ دین .......... ہے۔ نہ ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ اس سے اخیر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے۔ اس تصویر کی جگہ اگر (دعوت الی اللہ) کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا۔"

(الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

## فرنٹیئر پوسٹ

۴۔ جولائی ۱۹۹۳ء

ہیں اور قوموں کی دولت کو لوٹتے ہیں اور نہ ان کا ضمیر انہیں جھنجھوڑتا ہے نہ انہیں کسی سزا کا ڈر ہوتا ہے

## US and the Muslim world

The recent bombing of a civilian residential area in Baghdad is yet another proof of the power-intoxicated American rulers, who seem to have unleashed a reign of terror in many parts of the world.

Fond of branding the Muslims the world over as "fundamentalists," a new term coined by the Americans to justify their brutal actions, the American rulers indulge in savage bombings, killings and plundering of the wealth of other nations without any qualms or pangs of conscience. And at the same time, they keep on lecturing the people of the world about the virtues of civilised behaviour and establishing a democratic order.

Whenever the oppressed people of a Muslim country try to overthrow their despotic rulers through democratic means *a la Algerian* elections of last year, the Americans unabashedly support those rulers who refuse to bow before the general will of the people.

Seemingly, it has now become an article of faith with the American rulers to miss no opportunity for humiliating the Muslims wherever they are, destroying their economic and technological infrastructure, and supporting the feudal system which suits the American policy of keeping the countries of the Third World under their control.

In the name of economic aid they try to strangulate the economies of the Muslim world. The Americans have so far succeeded in gagging the voices of the Muslims (through the use of proxy rulers) but will such an arrangement continue for ever?

The Bosnian Muslims must be killed by the Christian Serbs (with the connivance of the Americans and Europeans) because they are demanding a separate independent homeland in Europe.

The Arab Muslims must be brutally bombed because they pose a threat to Israel, an American progeny whom they call "the outpost of Western civilisation" in the Middle East.

The Kashmiri Muslims must be brutalised because they are demanding the exercise of their inalienable right of self-determination

Pakistan, Iraq, Libya, PLO and the Sudan must be declared terrorist states because they protest too much against American vandalism in many parts of the world. They must be cut down to their sizes because they are creating hindrances in the way of the New World Order, a euphemism for neo-imperialism, in the post cold war bipolar world.

These are the main planks of the American foreign policy, whichever the government in Washington, Republican or Democrat.

When will the people of the Islamic world (not their leaders, some of whom are fostered and actively supported by the American ruling juntas) wake up to the dangers of American imperialism, which is designed to rule the rest of the world?

ABDUR RAHIM,
Lahore.

THE FRONTIER POST *Sunday July 4, 1993*

دی فرنٹیئر پوسٹ کے ۴ رجولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں عبدالرحیم (لاہور) "امریکہ اور اسلامی دنیا" کے متعلق کہتے ہیں:۔

حال ہی میں بغداد کے شہری علاقے پر جو بمباری کی گئی ہے وہ اس بات کا ایک مزید ثبوت مہیا کرتی ہے کہ امریکی حکام طاقت کے نشے میں بدمست ہیں انہوں نے دنیا کے مختلف حصوں میں خوف طاری کر رکھا ہے مسلمان دنیا کو وہ بنیاد پرست کہنے کے وہ بہت شائق ہیں۔ یہ ایک نئی اصطلاح ہے جو امریکیوں نے وضع کی ہے تاکہ وہ اپنی ظالمانہ کارروائیوں کا جواز پیش کر سکیں۔

امریکی حکام نہایت وحشیانہ طور پر بم گراتے ہیں لوگوں کو ہلاک کرتے ہیں اور قوموں کی دولت کو لوٹتے ہیں اور نہ ان کا ضمیر انہیں جھنجھوڑتا ہے نہ انہیں کسی سزا کا ڈر ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ لوگوں کو یہ بھی لیکچر دیتے ہیں کہ مہذب رویہ کیا ہوتا ہے اور کہ جمہوری نظام کا قیام ہونا چاہیئے۔

جب بھی کسی مسلمان ملک کے مظلوم لوگ جمہوریت کے ذریعے اپنے جابرانہ حکمرانوں کو ہٹانا چاہتے ہیں مثال اس کی الجیریا کے گذشتہ سال کے انتخابات ہیں تو امریکی لوگ ایسے حکام کی پشت پناہی کرتے ہیں جو عوام الناس کے ارادے کے آگے جھکنا پسند نہیں کرتے۔

ایسا لگتا ہے کہ اب امریکی حکام کے لئے یہ ایک مذہبی عقیدہ بن گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی تذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ ان کے اقتصادی اور ٹیکنیکی نظام کو تہہ و بالا کریں۔ فیوڈل سسٹم کی پشت پناہی کریں جو کہ امریکی پالیسی کے لئے نہایت مناسب ہے تاکہ تیسری دنیا کے ملکوں کو وہ اپنے زیر تسلط رکھے۔

اقتصادی امداد کے نام پر وہ مسلمان ملکوں کی اقتصادیات کا گلا گھونٹتے ہیں۔ امریکی اب تک مسلمانوں کی آواز کو دباتے میں اس طرح کامیاب رہے ہیں (حکام کو اپنے ہاتھ میں لے کر) لیکن کیا یہ طریق کار ہمیشہ جاری رہ سکے گا؟۔

بوسنیا کے مسلمانوں کو عیسائی سرب ہلاک کر رہے ہیں اور امریکہ اور یوروپ کی انہیں نادیدہ پشت پناہی حاصل ہے۔ یہ لوگ یوروپ میں اپنے لئے ایک الگ آزادانہ "خطہ" مانگ رہے ہیں۔

عرب مسلمانوں کو نہایت ظالمانہ طور پر بموں سے ہلاک کرتے ہیں کیونکہ وہ اسرائیل کے لئے ایک خطرے کا باعث ہیں اور اسرائیل امریکہ ہی کا ایک بچہ ہے اسے وہ مغربی تہذیب کا ایک دور افتادہ "خطہ" کہتے ہیں (مڈل ایسٹ میں)۔

(ان کا خیال ہے) کشمیری مسلمانوں پر مظالم جاری رہنے چاہئیں کیونکہ وہ اپنا پیدائشی حق خود ارادیت مانگ رہے ہیں۔

پاکستان، عراق، لیبیا تنظیم آزادی فلسطین اور سوڈان کو دہشت گرد ریاستیں قرار دیا جائے کیونکہ وہ امریکہ کی آوارہ منش طبیعت کے خلاف دنیا کے کئی حصوں میں احتجاج کرتے ہیں۔ انہیں خاصا کمتر کر دیا جائے کیونکہ وہ نئے عالمی نظام کی راہ میں روک بنتے ہیں۔ دراصل یہ عالمی نظام نیا امپیریلزم بھی ہے۔

یہ ہیں امریکہ کی خارجہ پالیسی کے بڑے بڑے اجزاء۔ واشنگٹن میں چاہے حکومت ریپبلکن ہو یا ڈیموکریٹ ہو گا یہی کچھ۔

اسلامی دنیا کے لوگ (ان کے لیڈر نہیں جن میں سے بعض امریکی حکام کے جتھوں کی حمایت کرتے ہیں) بیدار ہوں گے اور امریکی امپیریلزم کے خطرات کو ڈھانپ لیں گے۔ یہ امریکی امپیریلزم دنیا کو زیر تسلط لانے کے لئے ہے۔

---

## دی نیوز انٹرنیشنل

۴۔ جولائی ۱۹۹۳ء

## Exorbitant fees

From Tajammal Hussain Khan

This is to bring to the notice of the government that the fees charged by MBBS doctors and specialists at their private clinics are exorbitant. The consultation fee varies from Rs 200 to Rs 500. That is why private clinics have mushroomed and are making a fortune, especially in big cities.

Unable to pay these hefty fees, the common man goes to government hospitals where because of overcrowding, the conditions are appalling. Very often a serious patient has to wait very long before a doctor attends to him.

We are told that the government is hard pressed for finances and cannot put aside much money for public health, but the government can certainly take a few steps to benefit the poor without putting a strain on the national exchequer. For example, it should register all the private clinics and fix consultation, operation and the laboratory fees.

The consultation fees should be Rs 50 for MBBS doctors and Rs 100 for specialists. These are very reasonable fees and the private practitioners would still be making good money. If, however, the government cannot control the fees, it should at least maintain them at the present level and levy a 50 per cent tax on the fees. The revenue so generated should be used to improve the public medical facilities.

Lahore

The News International, Sunday, July 4, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل ۴ رجولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں تجمل حسین خان (لاہور) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

میں حکومت کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانے کے لئے چند سطور لکھ رہا ہوں کہ پرائیویٹ کلینکس میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر اور سپیشلسٹوں کی فیسیں بہت زیادہ ہیں۔ وہ فیسیں دو سو سے پانچ سو روپے تک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے پرائیویٹ کلینکس جگہ جگہ کھل گئے ہیں اور خاصی آمدنی پیدا کر رہے ہیں۔ خاص طور پر بڑے شہروں میں۔

یہ بڑی بڑی فیسیں دینے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے عام آدمی کو حکومت کے ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے۔ جہاں بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے کیفیت کوئی اچھی نہیں ہوتی۔ عام طور پر ایک شدید بیمار کو خاصے وقت کے بعد ڈاکٹر دیکھ سکتا ہے۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ حکومت کے پاس فنانس نہیں ہے اور وہ پبلک ہیلتھ کے لئے رقم مختص نہیں کر سکتی۔ لیکن کئی دوسرے اقدامات ایسے ہیں جو غریب عوام کی بہبود کے لئے کئے جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے خزانے پر بوجھ بھی نہیں پڑتا۔ مثال کے طور پر حکومت کو چاہیئے کہ تمام پرائیویٹ کلینک کا ریکارڈ رکھے اور مشورے اپریشن اور لیبارٹری کی فیس مقرر کر دے۔

ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر سے مشورے کی فیس پچاس روپے ہونی چاہیئے اور سپیشلسٹ سے مشورے کی ایک سو روپے۔ یہ خاصی معقول فیسیں ہیں اور پرائیویٹ پریکٹس کرنے والے یہ فیسیں لے کر بھی خاصی آمدنی پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر حکومت فیسوں پر کنٹرول نہیں کر سکتی تو اسے کم از کم ان فیسوں کو قائم رکھنا چاہیئے اور ان پر پچاس فیصد ٹیکس لگا دینا چاہیئے۔ جو روپیہ اس طرح حاصل ہوگا اسے عوام کی میڈیکل سہولتوں کے لئے استعمال کیا جانا چاہیئے۔

## President's powers

As per 1973 Constitution of Pakistan there is parliamentary system in our country which increased the powers of prime minister to the maximum degree. This position intoxicated Bhutto in which he superseded and usurped many set standards of parliamentary system and had to face devastating consequences. Both he and his democratic system were slaughtered.

His crowned successor in order to prolong his illegitimate rule, introduced the 8th Amendment in constitution which left the prime minister impotent. Late Zia availed himself of the fruit of 8th Amendment having dissolved the National Assembly. In 1985 election, Pakistan politics was at a crossroads and politicians had to pander to the wishes of Zia, passed 8th Amendment in order to get emancipation from Martial law. Zia's dissolution mattered less than that of the civil president who struck at the backbone of democracy twice.

With the induction of 8th Amendment the president has assumed the pope's powers of Medieval Age, and got immunity from any responsibility.

Due to the unlimited power conferred upon the president by the 8th Amendment politicians gathered around the president.

In consideration of the above, the present burning question of our country is to set right its political system. At this juncture farewell to the 8th Amendment either partly or totally has to be on the priority list of the politicians without any enigmatic behaviour exposing towards this dilemma.

Integrated efforts of political parties is the way only to get out of this imbroglio and treasury benches have to take the initiative. Cheap politics and personal clashes should be buried otherwise the political assassination would continue, earning ill-reputation as well as casting dark shadow on our political and social fibre.

SHAHID MAJID,
Lahore.

THE FRONTIER POST
*Monday July 5, 1993*

## فرنٹیئر پوسٹ
۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ کے ۵ رجولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شاہد مجید صدر مملکت کے اختیارات کے سلسلے میں کہتے ہیں۔ ۱۹۷۳ء کے دستور پاکستان کے مطابق ہمارے ملک میں حکومت کا نظام پارلیمانی ہے اس کے ذریعے وزیر اعظم کے اختیارات کو انتہائی طور پر بڑھا دیا گیا ہے۔ یہی وہ بات ہے جس نے بھٹو کو بدمست بنا دیا تھا۔ اسکے نتیجہ میں انہوں نے پارلیمنٹ کے معیار کے مطابق جو اصول ہونے چاہئیں۔ ان سے وہ آگے بڑھ گئے اور انہیں غصب کر لیا جس کا انہیں بہت خطرناک نتیجہ بھگتنا پڑا۔ جو شخص ان کے بعد بطور جانشین کے آیا اس نے اپنے غیر قانونی اقتدار کو زیادہ طول دینے کے لئے دستور میں آٹھویں ترمیم کی جس کے نتیجہ میں وزیر اعظم بالکل بے دست و پا ہو گئے۔ مرحوم ضیاء نے آٹھویں ترمیم کا خوب خوب فائدہ اٹھایا اور قومی اسمبلی کو تحلیل کر دیا۔ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں پاکستانی سیاست چوراہے پر کھڑی تھی۔ اور سیاست دانوں کو ضیاء کی خواہشات کے پیچھے چل کر آٹھویں ترمیم کو منظور کرنا پڑا تا کہ وہ مارشل لاء کو اٹھوا سکیں۔ ضیاء کی طرف سے جو اسمبلی کا تحلیل کیا جاتا تھا۔ وہ اس بات سے کم تر تھا کہ سویلین پریذیڈنٹ نے جمہوریت کی ریڑھ کی ہڈی پر دو دفعہ ٹھوکر لگائی۔

آٹھویں ترمیم کے دستور میں داخل ہو جانے کی وجہ سے صدر کے پاس وہ اختیارات آ گئے جو پوپ کا ازمنہ وسطیٰ میں خاصہ تھا۔ جن کی وجہ سے ان پر کوئی گرفت نہ ہو سکتی تھی۔ اس ترمیم نے جو لامحدود اختیارات صدر کو دے دیئے اسکی وجہ سے سیاست دان صدر کے گرد جمع ہو گئے۔ جو کچھ اوپر کہا گیا ہے اسکو سامنے رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ وقت میں ہمارے ملک میں سب سے زیادہ زیر بحث سوال یہ ہے کہ ملک کے سیاسی نظام کو بہتر بنایا جائے۔ اس موقعہ پہ آٹھویں ترمیم کو الوداع کہنا چاہیئے کلی طور پر ہو یا جزوی طور پر یہ سب سے زیادہ ضروری یہی امر ہے۔ سیاست دانوں کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلے میں گورکھ دھندے والا رویہ اختیار نہ کریں۔

سیاسی جماعتوں کی متحدہ کوششیں ہی صرف ایک ایسی بات ہے جو اس مشکل کو حل کر سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت کو آگے بڑھ کر اقدام کرنا چاہیئے۔ سستی سیاست اور ذاتی منافقات ختم کر دینے چاہئیں۔ ورنہ سیاسی ہلاکت جاری رہے گی۔ جس سے ملک کی شہرت پر بھی دھبہ لگے گا۔ اور سیاست اور ہماری سماج بھی تاریک سایوں میں ڈوب جائیں گے۔

(یہ خط لاہور سے لکھا گیا)

## Apostatisation and its dangers

The majority of an appellate bench of the Supreme Court has upheld the Prohibition of Qadianiat Ordinance 1984 while rejecting the petitions challenging it as ultra vires of Articles: 19, 20, 25 of the Constitution. The Ordinance was issued by General Zia amending the Pakistan Penal Code to prevent Ahamdis from: calling their place of worship 'masjid', offering 'azan', using other epithets of Islam, and preaching their faith in the name of Islam. The court has upheld the convictions of some Ahmadis for wearing the Kalama badges by rejecting the plea of the accused on the basis of fundamental rights enshrined in the Constitution. While observing the centenary celebrations not essential to the Ahmadi sect, the majority of the bench has also justified debarring the Ahmadis from organising a public function of their sect in the interest of public order. The majority judgement, written by Mr Justice Abdul Qadeer Chaudhary, goes on to suggest to Ahmadis that they had better change their epithets, nomenclatures and manner of worship. However, Mr Justice Shafiur Rehman has declared the Ordinance and sub-clauses, d, 2, of Section 298-B, and sub-clause-d of Section 298-C ultra vires of the Constitution. Earlier, the Federal Shariat Court had held that the Islamic law does not allow a non-Muslim to adopt the Islamic practices (Shuair-i-Islam). One wonders as to how the FSC had closed the doors of Islam to the non-Muslims as if it was a limited company. And, ironically, the Supreme Court has taken the same argument.

The Ahmadis, even as a non-Muslim minority, have been barred from following their own creed and observing religious rites, following the judgement of the Supreme Court. The honourable court has legitimised the intervention of the state in the beliefs of a religious minority. The process of theocratisation of the state started with an amendment brought into the Constitution in 1974 under pressure from the clergy. It reached its climax under General Zia, and there seems to be no going back from where the Quaid's dream of making Pakistan a non-theocratic and democratic state had become derailed The Ordinance is not only violative of the fundamental rights and the Constitution, but has also effectively changed the character of the state. If the analogy of the Ordinance, and the logic of the judgement, is to be extended to other sects, as being asked by the Anjuman Sipah-i-Sahaba Pakistan, against the Shias, the nation will tilt into internal and external war. The sectarian menace will not stop here, because then the controversy between the Deobandi and Brelvi schools will take the absurd analogy to its logical end. And that would be the end of the Islamic Republic of Pakistan.

THE FRONTIER POST *Tuesday July 6, 1993*

## فرنٹیئر پوسٹ
۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء

دی فرنٹیئر پوسٹ اپنے ۶ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریئے میں کافر سازی اور اس کے خطرات کے عنوان سے لکھتا ہے۔

سپریم کورٹ کے ایک اپیل بنچ کی اکثریت نے امتناعی قادیانی آرڈی ننس ۱۹۸۴ء کو اپ ہولڈ کرتے ہوئے ان پٹیشنز کو مسترد کر دیا ہے جن میں شق ۱۹، ۲۰، ۲۵ دستور پاکستان کے مطابق اسے الٹرا وائرس قرار دینے کی درخواستیں کی تھیں۔ یہ آرڈی ننس جنرل ضیاء نے پاکستان پینل کوڈ میں ترمیم کرتے ہوئے جاری کیا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ احمدیوں کو اس بات سے روکا جائے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہیں یا اذان دیں اور دوسری اسلامی اصطلاحات کو استعمال کریں اور اپنے مذہب کو اسلام کے نام میں تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ عدالت نے ان احمدیوں کی سزاؤں کو بحال رکھا ہے جن پر کلمے کے بیج لگانے کا الزام تھا اور ان کی اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے کہ یہ بات دستور میں ان کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جشن تشکر کا منایا جانا احمدی فرقے کے لئے کوئی لازمی بات نہیں تھی۔ بنچ کی اکثریت نے اس بات کا جواز پیش کیا ہے کہ احمدیوں کو کوئی پبلک فنکشن اپنے فرقے کے لئے منعقد کرنے کی اس لئے اجازت نہ دی جائے کہ امن و امان کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اکثریت کے فیصلے نے جسے مسٹر جسٹس عبد القدیر چوہدری نے لکھا جس میں احمدیوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ انہیں اپنے ایپی تھٹس، نامن کلیچرز اور طریقہ عبادت بدل لینا چاہیئے۔ البتہ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان نے کہا ہے کہ آرڈی ننس اور اسکی تحتی کلاز بی ڈی ۔۲۔ سیکشن ۲۹۸۔ بی اور تحتی کلاز ڈی سیکشن ۲۹۸۔ سی۔ دستور کے دائرے سے باہر ہیں۔ اس سے قبل فیڈرل سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ اسلامی شریعت کسی غیر مسلمان کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اسلامک پریکٹس کو اپنائے یہ عجیب بات ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ نے غیر مسلموں

(باقی ص۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## مسل نمبر ۲۸۹۷۶ میں

رانا عبدالماجد خان ولد رانا غلام قادر صاحب قوم راجپوت بپیشہ زمیندارہ عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی اراضی ۲۵ کنال کا ۱۴/۸۸ حصہ کل اراضی بشمول والدہ، برادران، ہمشیرگان مالیتی ۳۵۲۰۰۰/- روپے۔ (۲) سکنی احاطہ کا ۱۴/۸۸ کل احاطہ بشمول والدہ، برادران، ہمشیرگان مالیتی ۴۴۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی ۳۹۶۰۰۰/- روپے۔ میرا حصہ ۶۳۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت پسران دے ذاتی خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۶۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا عبدالماجد ۱/۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ صوفی جمال الدین وصیت نمبر ۱۵۷۷۰ دفتر وصیت گواہ شد نمبر۲۔ عبدالباقی قریشی وصیت نمبر ۱۸۶۹۹۔

## مسل نمبر ۲۸۹۷۷ میں

امۃ الحفیظ زوجہ رانا عبدالماجد خان صاحب قوم راجپوت بپیشہ زمیندارہ عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱/۲۱ دارالعلوم غربی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ نمبر ۱/۲۱ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی ۶۵۰۰۰/- روپے (۲) مکان کے تین کمرے مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے (۳) ترکہ والد زرعی زمین ۵ کنال واقع چک نمبر ۲۸۵/E-B بورے والا مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے۔ (۴) پلاٹ ۱۲/۲ واقع محلہ باب الابواب برقبہ ۲۳/۲ مرلہ مالیتی ۲۲۰۰۰/- روپے (۵) اڑھائی تولے طلائی زیورات مالیتی ۸۰۰۰/- روپے (۶) سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الحفیظ ۱/۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حمید الدین اختر صدر محلہ دارالعلوم غربی۔ گواہ شد نمبر۲۔ رانا عبدالماجد خان خاوند موصیہ۔

## مسل نمبر ۲۸۹۷۸ میں

بشریٰ صادقہ زوجہ چوہدری عزیز احمد قوم ارائیں بپیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۳۱ اے دارالرحمت شرقی ا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی ۱۵۵۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ صادقہ ۲/۳۱ اے دارالرحمت شرقی ا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عزیز احمد وصیت نمبر ۲۴۰۵۸ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری یوسف علی سیکرٹری تحریک جدید ربوہ

## مسل نمبر ۲۸۹۷۹ میں

محمد افضل بھٹی ولد چوہدری بشیر احمد بھٹی قوم بھٹی بپیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی چک نمبر ۱۸ بہوڑو حال طاہر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ "کوئی نہیں ہے" اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد افضل بھٹی ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نصیر احمد شاد وصیت نمبر ۲۰۵۲۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد عارف وصیت نمبر ۱۴۵۷۶۔

## مسل نمبر ۲۸۹۸۰ میں

نسیم اختر زوجہ خلیل احمد سرور قوم راجپوت بھٹی بپیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۶۹ تحریک جدید ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیور طلائی وزنی ایک تولہ ایک ماشہ مالیتی ۴۰۷۵/۷۵ روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نسیم اختر کوارٹر نمبر ۶۹ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ خلیل احمد سرور وصیت نمبر ۲۰۷۵۶ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا احمد اکرم وصیت نمبر ۲۴۷۲۴۔

## مسل نمبر ۲۸۹۸۱ میں

شیر محمد ولد میاں سکندر خان صاحب قوم گجر بپیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۲/۳۲ دارالرحمت شرقی ا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر ۲۲/۳۲ واقع دارالرحمت شرقی ا ربوہ کا ۱/۳ حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر محمد ۲۲/۳۲ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحکیم ۲۲/۵ دارالرحمت شرقی ا ربوہ: گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری مختار احمد ڈوگر سیکرٹری امور عامہ ۲۱/۶ دارالرحمت شرقی ا ربوہ۔

## اطلاعات و اعلانات

### درخواست دعا

○ مکرم ملک ممتاز محمد مجوکہ صاحب اوچھل ضلع خوشاب کی بیٹی عزیزہ عشرت ممتاز ۱۰؍جولائی کی شب لالٹین جلاتے ہوئے کپڑوں میں آگ لگنے سے شدید طور پر جھلس گئی ہے۔ بچی میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے اور حالت انتہائی تشویشناک ہے۔

○ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ڈھلوں کا ہرنیا کا کامیاب اپریشن فضل عمر ہسپتال میں مورخہ ۲۷؍جون ۹۳ء کو ہو گیا ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم رشید احمد انیس صاحب اسلام آباد کے بیٹے عزیز خرم کامران کا جنوری ۹۳ء میں گردے کی تبدیلی کا اپریشن ہوا تھا۔ یہ گردہ بچے کی والدہ نے دیا تھا۔ اب عزیز کے گردے کے پاس فاسد پانی جمع ہو جاتا ہے۔ نیز بچہ کے گرنے سے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

## اعلان دارالقضاء

(محترمہ حفصہ ملک صاحبہ بابت ترکہ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ)

محترمہ حفصہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم کامران ملک صاحب ۳۲۹۔ بی سرہندی روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عابد ملک صاحب سکنہ ۲۸۹ ایے ون گلبرگ III لاہور بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر ۱۴/۱۲ برقبہ ۱۷ مرلے ۱۶۴ م فٹ واقع محلہ دارالصدر ربوہ درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ مکرم محمد عابد ملک صاحب | خاوند |
| ۲۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ | والدہ |
| ۳۔ مکرم عبدالشکور صاحب | بھائی |
| ۴۔ محترمہ حفصہ ملک صاحبہ | بیٹی |

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

## اعلان گمشدہ رسید بکس

○ مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ (راولپنڈی) کی رسید بکس نمبر درج ذیل

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ کتاب نمبر ۳۶۰۹ | رسید نمبر ۷۶ تا ۱۰۰ | ۹۳-۱۹۹۲ء |
| ۲ " ۶۳۰۷ | " ۱ تا ۱۶ | " |
| ۳ " ۶۳۰۸ | " ۱ تا ۲۶ | " |
| ۴ " ۳۶۱۱ | " ۱ تا ۵۵ | " |

سفر کے دوران ۱۴؍جون کو گم ہو گئی ہیں۔ اس لئے گذارش ہے کہ ان رسید بکس پر کوئی چندہ ادا نہ کرے۔ مل جانے پر دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان (ایوان محمود) ربوہ کے پتہ پر بھجوا کر ممنون فرماویں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
ربوہ

بقیہ: صـ۳

اس کے کہ آپ کی مصیبتیں بھی وہ اپنے سر سہیڑے اور ذہن کے کاموں میں اپنے دماغ کو صرف کرنے کی بجائے محض آپ کے جھگڑوں کے فیصلے نپٹانے میں غلطاں ہو جائے۔ اس کا کام یہ تو ہے کہ آپ کو پاک کرنے کی کوشش کرے، آپ کو ان جھگڑوں سے، آپ کے ذاتی تقویٰ کے معیار کو بلند کر کے آزاد کرانے کی کوشش کرے مگر یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ایک قاضی بن کر ہر وقت آپ کے جھگڑوں میں مبتلا رہے۔

(الفضل ۲۱؍نومبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ: صـ۵

پر اسلام کے دروازے کس طرح بند کر دئیے ہیں۔ گویا کہ یہ ایک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ اور سپریم کورٹ نے بھی وہی راستہ اختیار کیا ہے۔

احمدی بطور ایک غیر مسلم اقلیت کے بھی اس بات کی اجازت نہیں دیئے گئے کہ وہ اپنے مذہب کو مانیں اور اپنی مذہبی رسومات پر عمل کریں۔ یہ سپریم کورٹ کے فیصلے کا ماحصل ہے۔ معزز عدالت نے اس بات کو قانونی شکل دے دی ہے کہ ریاست کسی مذہبی اقلیت کے عقائد میں دخل اندازی کرے۔ ریاست کو مذہب کے ساتھ منسلک کرنا اس وقت سے شروع ہوا جب ۱۹۷۴ء میں دستور میں مذہبی لوگوں کا دباؤ بڑھا۔ جنرل ضیاء کے زمانے میں یہ دباؤ انتہا تک پہنچ گیا اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے اور قائداعظم کا وہ خواب کہ پاکستان کو غیر مذہبی (NON - THEOCRATIC) نان تھیوکریٹک اور جمہوری ریاست بنایا جائے۔ کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ یہ آرڈی ننس صرف بنیادی حقوق اور دستور کو (VIOLATE) وائیلیٹ کرتا ہے بلکہ ریاست کی حیثیت کو بھی یکسر مؤثر طریق پر بدل دیتا ہے۔ اگر آرڈی ننس اور فیصلے کی منطق کو آگے بڑھایا جائے اور دوسرے فرقوں تک لے جایا جائے جیسا کہ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان نے کہا ہے کہ شیعوں کے متعلق لاگو کیا جائے تو ہماری قوم اندرونی اور بیرونی جنگ میں ملوث ہو جائے گی۔ فرقہ واریت کا خطرہ۔ہیں ختم نہیں ہوگا۔ کیونکہ پھر دیوبندی اور بریلوی مسالک کا جھگڑا اٹھے گا اور یہ اپنے منطقی نتیجہ کا مطالبہ کرے گا اور اسطرح اسلامی ریپبلک پاکستان کا خاتمہ ہو جائے گا۔


Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

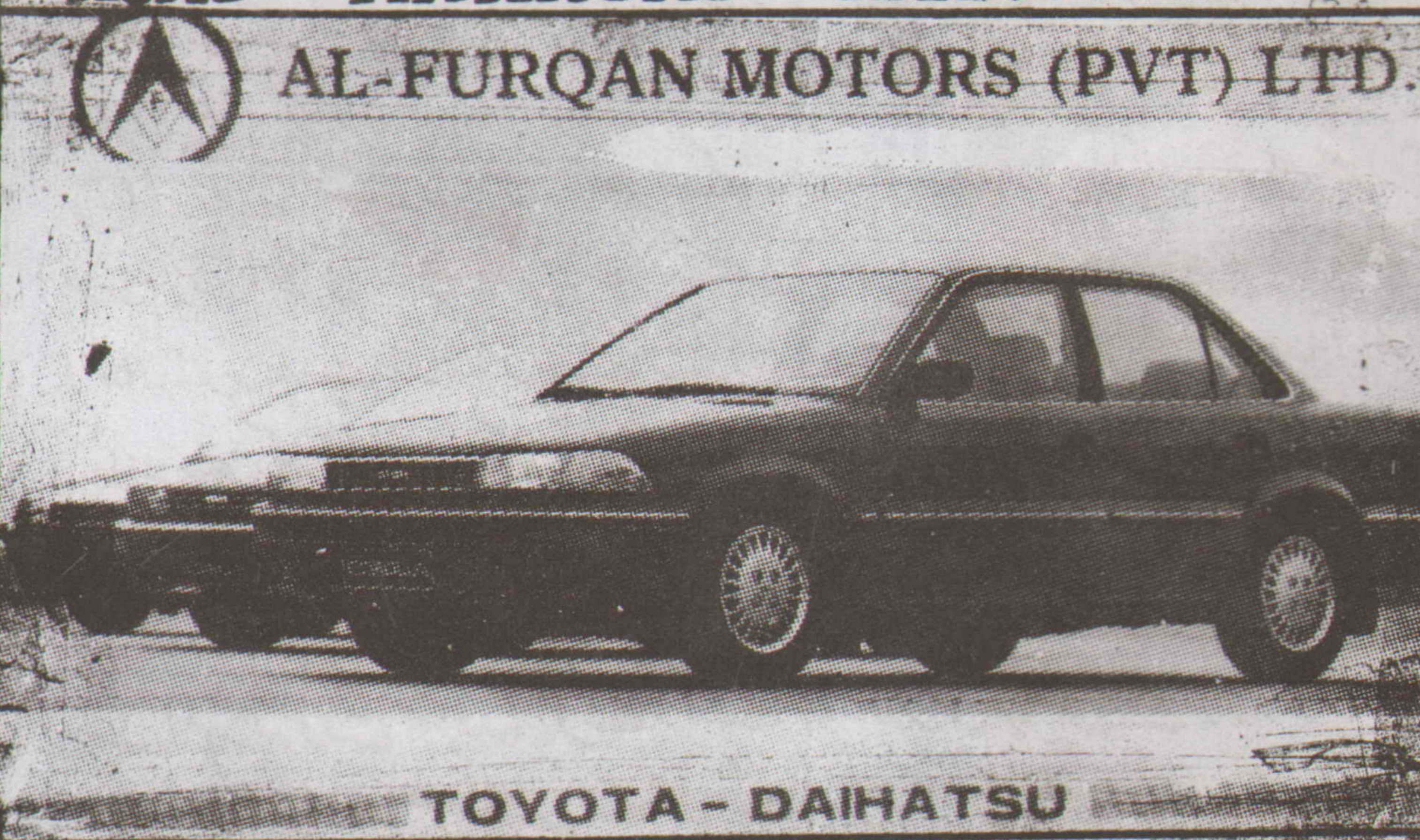


ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ: ۱۸ ۔ جولائی ۔ آسمان ابر آلود ہے ۔ وقفہ وقفہ سے بارش ہو رہی ہے ۔ گذشتہ روز دوپہر کے وقت اور رات کو بھی موسلا دھار بارش ہوئی ۔

○ اے ۔ پی ۔ سی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے انکشاف کیا ہے کہ صدر غلام اسحٰق خان نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جبکہ وزیر اعظم نواز شریف نے اسمبلی توڑنے کا مشورہ لکھ کر دے دیا ہے ۔ اسمبلیوں کے خاتمہ کی صورت میں سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالقادر شیخ نگران وزیر اعظم ہوں گے ۔ اور وسیم سجاد قائمقام صدر ہوں گے ۔ چاروں صوبوں کے گورنر سابق جرنیل ہوں گے ۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے اے پی سی کے اجلاس میں بتایا کہ موجودہ حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آئین کے مطابق ۹۰ دن کے اندر انتخابات ہونے لازمی ہیں ۔ اور ان تمام باتوں کا باضابطہ اعلان اتوار کو متعلقہ افراد کی طرف سے کیا جائے گا ۔ نوابزادہ نے کہا کہ ہم احتساب کے حق میں ہیں لیکن احتساب کو انتخابات کے التواء کا سبب نہیں بننا چاہیئے ۔

○ اسلام آباد سے ایک سرکاری ترجمان نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے طے شدہ فارمولے سے بیک آؤٹ کیا ہے ۔ ترجمان نے کہا ہے کہ صدر، وزیر اعظم اور آرمی چیف کی ملاقاتوں کے نتیجہ میں نہ کوئی معاہدہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی فارمولا طے ہوا ہے ۔ اس لئے وزیر اعظم کے معاہدے سے پھر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا ۔ وزیر اعظم نے کبھی آئین و قانون کی خلاف ورزی نہیں کی جس کا اعتراف صدر مملکت بھی کر چکے ہیں ۔ وزیر اعظم جو وعدہ کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں اور آئندہ بھی وہ ہر وعدے کا پاس کریں گے ۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لانگ مارچ کے مقاصد حاصل کر لئے گئے ہیں ۔ غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات کے لئے صدر یا وزیر اعظم آئینی اختیار کے تحت موجودہ اسمبلیوں کو برخاست کر دیں گے ۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق احمد نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ بے نظیر بھٹو نے لانگ مارچ کو ملتوی کرتے ہوئے آرمی چیف کو جو ڈیڈ لائن دی تھی وہ قریب آ رہی ہے اگر آرمی چیف کی کرائی ہوئی یقین دہانیاں پوری نہ ہوئیں تو ہم دوبارہ لانگ مارچ پر مجبور ہو جائیں گے ۔ شیخ رفیق نے کہا کہ لانگ مارچ ملتوی کر کے پیپلز پارٹی نے اپنے مقاصد حاصل کر لئے ہیں ۔ کیونکہ صدر اور وزیر اعظم ایک دوسرے کی رخصتی کی بات کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔ اور جو بحران انہوں نے پیدا کیا تھا انہی کے ہاتھوں حل ہوگا ۔

○ اطلاعات کے مطابق مون سون نے پنجاب کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ۔ تمام دریا منہ زور ہو گئے ہیں ۔ چناب میں اکھنور کے مقام پر پانی پھر چڑھ رہا ہے ۔ سب سے زیادہ بارش ملتان میں ہوئی ہے ۔ جبکہ لاہور میں ۱۲ ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ۔ ابھی مزید بارشوں کا امکان ہے

○ لاہور میں بند روڈ پر شگاف پڑنے سے کئی بستیاں مکمل طور پر زیر آب آگئی ہیں ۔ بستیوں کے مکینوں نے بابو صابو بند پر پناہ لے رکھی ہے ۔ یہ لوگ پانچ دن سے بے یار و مددگار بیٹھے ہیں اور کوئی بھی ان کی مدد کے لئے نہیں پہنچا ۔

○ دریائے سندھ میں سکھر کے مقام پر پانی کی سطح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور دریا کے دونوں کنارے کچے کا نصف کے قریب علاقہ زیر آب آگیا ہے ۔

○ اے ۔ پی ۔ سی کے گذشتہ روز شام کے وقت شروع ہونے والے اجلاس میں سیاسی بحران کے حل کے سلسلے میں مفاہمتی فارمولا پر غور کیا گیا ۔ اجلاس میں کہا گیا کہ قوم کو صدر اور وزیر اعظم کے اکٹھے استعفوں کا فارمولا قبول نہیں ۔ کیونکہ اس سے ملک مزید بحران کا شکار ہو جائے گا ۔ صدر سے کہا گیا ہے کہ وہ استعفےٰ نہ دیں اور فی الفور قومی اسمبلی توڑ کر نئے انتخابات کروائیں ۔

○ صدر نے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ رخصت پر جانے کے لئے تیار ہیں ۔ مگر مستعفی نہیں ہوں گے ۔ اس پر وزیر اعظم نے بھی مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ۔ وزیر اعظم کا موقف تھا کہ صدر اگر چھٹی پر ہوں گے تو کسی وقت بھی واپس آ سکتے ہیں ۔ اور اپنے عہدے کا چارج سنبھال سکتے ہیں ۔ لہٰذا صدر پہلے مستعفی ہوں اس کے بعد میں اگلے اقدامات کروں گا ۔ اس پر صدر نے کہا کہ میں اپنی ۵۰ سال کی سروس کو استعفیٰ دے کر داغدار نہیں کر سکتا ۔

○ پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف چوہدری پرویز الٰہی اور معظم اقبال کی دائر کردہ درخواستوں کی سماعت کے دوران حکومت پنجاب کے وکیل راجہ انور نے درخواست کی کہ چونکہ موجودہ سیاسی بحران کا حل جلد متوقع ہے لہٰذا اس کیس کی سماعت کو کچھ دیر کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔ جس پر چیف جسٹس میاں محبوب احمد نے قرار دیا کہ ان معاملات کا عدالت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور پلیٹ فارم پر طے ہو رہے ہیں ۔ ہم قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اس کیس کی سماعت کر رہے ہیں ۔ لہٰذا اوپر طے ہونے والے معاملات پر عدالت میں کوئی بات کرنے سے گریز کیا جائے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ خدا جو چاہے گا وہی ہوگا اور ہم سب خدا کی مرضی پر مطمئن ہوں گے ۔ خدا جو کرے گا بہتر کرے گا ۔

○ گذشتہ روز قوم نے سیاسی بحران کے حل کے متعلق جو خوشخبریاں سنی تھیں معلوم ہوا ہے کہ اب ان کی نوعیت بدل گئی ہے ۔ اور ایک بار پھر صورت حال وہیں پر پہنچ گئی ہے جہاں سے شروع ہوئی تھی ۔ وزیر اعظم میاں نواز شریف نے اسمبلی توڑنے کا مشورہ دینے سے صاف انکار کر دیا ہے ۔ ان کا مطالبہ ہے کہ پہلے صدر غلام اسحٰق جائیں وہ بعد میں جائیں گے ۔ وزیر اعظم سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد کی قائم مقام صدارت میں قومی اسمبلی توڑنے کا مشورہ دینے پر آمادہ ہیں ۔ دوسری طرف قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے وسیم سجاد کو قائم مقام صدر کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ ایوان صدر کے ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نے ایک دفعہ پھر اچانک طے شدہ موقف تبدیل کر لیا ہے اور جو فارمولا ایک روز قبل طے ہو گیا تھا وہ اس سے منحرف ہو گئے ہیں ۔

○ راوی ستلج اور چناب میں کئی مقامات پر شدید سیلاب کی اطلاعات ملی ہیں ۔ انتظامیہ کی طرف سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے ۔


## صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں ۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں ۔

| | | |
|---|---|---|
| DWARFISHNESS COURSE | 100 | چھوٹا قد کورس |
| BED URINE COURSE | 35 | بول بستری کورس |
| MITTI CHOUR COURSE | 20 | مٹی چھوڑ کورس |
| BABY GROWTH COURSE | 30 | بے بی گروتھ کورس |
| MARASMUS COURSE | 60 | سوکھا پن کورس |
| BABY TONIC | 12 | بے بی ٹانک |
| SLOW DENTITION CURE | 20 | آہستہ دانت نکالنا کیور |
| IRREGULER TEETH CURE | 20 | بے ترتیب دانت کیور |

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گولبازار ۔ ربوہ پاکستان ۔ فون آفس 771 کلینک 606

## لندن کے لئے چیلنجنگ فیئر

لندن واپسی ٹکٹ صرف Rs16800/-

میں ریزرویشن کی گارنٹی کے ساتھ

بیرون ربوہ سے آنے والے احباب کیلئے ربوہ کا سفر خرچ بذمہ کمپنی ۔

بروقت رابطہ فرمائیں ۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ۔ ربوہ

فون دفتر: ۲۱۱۵۵۰ گھر: ۲۱۱۴۴۰

پتہ